جمعیت حاصل ہو جس سے اُن کو اپنی فتح و غلبہ کا ظن غالب ہو اپنی ہزیمت اور کسر شوکت اسلام کا خوف نہ ہو اور جس حالت میں مخالفین اسلام کو غلبہ و قوت و شوکت حاصل ہو اور مسلمانوں میں انکے مقابلہ کی طاقت نہ ہو۔ ایسی حالت میں دعوی جہاد ایک بلوے و فساد سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اس مسئلہ سے بھی بلحاظ حالت موجودہ اہل اسلام روئے زمین صاف یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ مسلمان (امیر افغانستان ہوں خواہ حضرت سلطان وغیرہ) کسی غیر اسلامی یوروپین سلطنت سے جہاد نہیں کر سکتے کیونکہ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں انکو اس قدر شوکت و جمعیت حاصل نہیں ہے جس سے وہ اپنی فتح و فیروزی کی امید کر سکیں۔ امیر افغانستان برٹش گورنمنٹ سے تو ہمیشہ سے وظیفہ خوار رہے ہیں انسے تو وہ کیا مقابلہ کر سکیں گے روس سے بھی انکو مقابلہ کی طاقت نہیں ہے گو تمام خراسان کو وہ جمع کر لیں۔

حضرت سلطان گو اس قدر شوکت و جمعیت رکھتے ہیں کہ وہ فرداً فرداً اون سلطنتوں سے مقابلہ کر سکیں مگر یوروپین سلطنتیں فرداً فرداً مقابلہ کرنے کا کسی کو موقع نہیں دیتے ایک سے کوئی لڑے تو چار سلطنتیں اسکی حمائت میں کھڑی ہو جاتی ہیں اور اسکی مخالف کو نیست نابود کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں ہر چند بعض یوروپین سلطنتیں حضرت سلطان کی دوستی و مددگاری کا بھی دم بھرتے ہیں مگر وقت پر انکا دوست رہنا اور مددگار رہنا ایک ایسا امر ہے جسکا حضرت سلطان کو بھی یقین نہیں ہے۔

اور پچھلے مقابلہ روم و روس اور تازہ معاملہ بلگیریا میں حضرت سلطان کو اسکا امتحان بھی بخوبی ہو چکا ہے پھر کیونکر ممکن اور شرعاً جائز ہے کہ حضرت سلطان المعظم اس بے اطمینانی کے ساتھ جہاد کا اشتہار دیں یا امیر افغانستان کے اگر وہ جہاد کرنا چاہیں مددگار نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

205

یہی وجہ ہے کہ پچھلی جنگ روم اور روس میں شیخ الاسلام ترکی نے جہاد کا فتوی دیا تو حضرت سلطان ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے شیخ الاسلام کو مامور فرمایا اور آجتک کبھی کسی لڑائی میں جہاد کا نام نہیں لیا۔ جو لوگ ان واقعات سے واقف ہیں وہ کبھی یقین نہیں کر سکتے کہ اہل اسلام کی موجودہ حالت میں کوئی اسلامی سلطنت یورپین سلطنتوں کے مقابلہ میں جہاد کا اشتہار دے یا اس امر کو پسند کرے ہاں کوئی مسائل اسلام سے ناواقف اور حالات دنیا سے بے خبر تن نہتا ایک سیر ستو باندھ کر جہاد کو چل نکلے اور اسکا اشتہار دی تو اس کے فعل سے کل اہل اسلام پر الزام یا طعن قائم نہیں ہو سکتا۔

(۴) شرائط مذکورہ بالا سے علاوہ شرعی جہاد کے لیے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ جو مسلمان کسی غیر اسلامی قوم یا سلطنت کی ساتھ جہاد کرنا چاہیں وہ انکی امان و سلطنت میں نہ رہتے ہوں اور انکو کسی قسم کا تحریری یا زبانی حقیقی یا حکمی عہد نہ دے چکے ہوں اور اگر جہاد کرنے والے ان ہی لوگوں سے جہاد کرنا چاہیں جبکہ عہد و امان میں وہ اوقات بسر کر رہے ہوں تو ان کا جہاد بحکم منصوص قطعیہ قرآنیہ بغاوت و فساد ہی اس مسئلہ سے بلحاظ اس واقعی امر کے کہ ہندوستان کے جملہ اہل اسلام کا (روسا ہین خواہ رعایا) برٹش گورنمنٹ سے عہد ہو چکا ہے اور حکمی معاہدہ سے تو کسی سلطنت کے (روس ہو خواہ کوئی اور) رعایا خالی نہیں ہین صاف اور یقینی طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ امیر افغانستان یا حضرت سلطان شرائط مذکورہ بالا کو ثابت و متحقق پا کر یا تحقق شرائط سے پیشتر جہاد کا علم کھڑا کرین اور روس یا انگریزون سے لڑین تب بھی اہل اسلام رعایا روس یا برٹش گورنمنٹ جبتک کہ وہ دعوے اسلام میں سچے اور پیروی مسائل اسلام میں پکے تسلیم کیے جائین گے صرف اسلامی اتحاد کی نظر سے امیر یا سلطان کے ساتھ نہون گے اور اپنی مہربان گورنمنٹ سے ہرگز مخالفت

اختیار نہ کریں گے۔

ان مسائل اور ان کے نتائج کو پڑھ کر (امید ہے) ناواقف ہمعصر غیر مسلم اہل اسلام ہند سے طعن و بدگمانی کو اٹھا لیں گے۔ اور افغانی یا سلطانی اشتہاروں سے وہ نتائج نہ نکالیں گے جو آپ نکال رہے ہیں۔

ان مسائل کو ہمنے اس مضمون میں قرآن و حدیث و اقوال علماء سے مدلل نہیں کیا صرف صورت مسائل بیان کر کے ان سے نتائج کا استنباط کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان مسائل کے دلائل کو ہم بارہا اشاعۃ السنۃ میں بیان کر چکے ہیں۔ اور حال میں ہم یہ مسائل اور انکی نظائر ایک مستقل رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" میں مفصل و مدلل لکھ چکے ہیں جن صاحبوں کی نظر سے وہ دلائل نگذرے ہوں وہ رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" کو جو بقیمت ۸ر سررشتہ اشاعۃ السنۃ لاہور سے مل سکتا ہے طلب فرماویں اور اسمیں ان دلائل کو ملاحظہ فرماویں۔

اس مقام میں ہم تشویق ان ناظرین کے لیے جن کی نظر سے رسالہ **اقتصاد** نہیں گذرا اُس کے مسائل کی **فہرست** قلم میں لاتے ہیں۔

اس رسالہ میں پہلے ایک تمہید کے ضمن میں بیان ہوا ہے کہ جہاد دو قسم ہے (۱) ملکی جو قومی شوکت قائم کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ (۲) مذہبی جو حفاظت مذہب اور مدافعت دست اندازی غیر کے لیے ہوتا ہے۔ پھر کہا ہے کہ ان دونو قسم جہاد کے لیے ایسے شرائط مقرر ہیں جن کی مخالفت و عدم رعایت سے جہاد جہاد نہیں رہتا بلکہ فتنہ و فساد کہلاتا ہے پھر مذہبی جہاد کے شرائط کو بضمن مسائل ذیل بیان کیا ہے۔

مسئلہ (۱)

مذہبی جہاد اصلی مقصود خداوندی نہیں بلکہ اصل مقصود عبادت ہے اور جہاد

اس مقصود کا ایک ذریعہ ہے۔

مسئلہ (۲)

مذہبی جہاد سے غرض ڈیفینس ہے یعنے مسلمانوں سے مخالفین کے ضرر کو روکنا نہ لوگوں کو جبراً مسلمان بنانا یا کفار کو کفر کی سزا دینا۔

مسئلہ (۳)

جس شہر یا ملک میں مسلمانوں کو مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی حاصل ہو وہ دار الحرب نہیں کہلاتا بلکہ قدیم سے وہ مسلمانوں کا شہر یا ملک ہو تو دار الاسلام ورنہ دار السلم والامان کہلاتا ہے اس شہر یا ملک پر کسی مسلمان کو مذہبی چڑھائی کرنا جائز نہیں اور نہ اس شہر سے مسلمانوں کو ہجرت کرنا واجب ہے۔ بلکہ اسلامی شہروں سے (جہاں کسی مسلمان کو امن نہ ہو) ہجرت کرکے وہاں آ رہنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔

مسئلہ (۴)

جن مخالفین اسلام سے (جو مسلمانوں کو ستاویں) مذہبی لڑائی کا حکم ہے ان سے صلح کرنی بھی جائز ہے

مسئلہ (۵)

صلح کے بعد صلح کا قائم رکھنا اور عہد کو پورا کرنا واجب ہے اور عہد شکنی غدر و حرام ہے

مسئلہ (۶)

غیر مسلم مسلمانوں کے ملک پر غلبہ پاکر مسلط ہو جائیں تو وہ انکے مالک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ (۷)

غیر مذہب کے ملک میں با امن رہنا اور کسی قسم کی مخالفت کا ارادہ ظاہر نہ کرنا بھی ایک قسم کا (حکمی) عہد ہے جس کا وفا واجب ہے اور اس عہد کے بعد بھی اس ملک

کے باشندوں اور متغلبون کے جان و مال سے تعرض حرام۔

ان مسائل کے بیان نتائج کے ضمن مین یہہ بیان کیا گیا کہ ملک ہندوستان کے سبھی اشخاص کا برٹش گورنمنٹ سے عہد و پیمان ہو چکا ہے اور کسی عہد سے کوئی فرد رعایا خالی نہین ہے۔

مسئلہ (۸)

مسلمانون کے دشمنون اور ایذا رسانون اور دار الحرب مین رہنے والون سے بھی تبلیغی لڑنے کی اجازت ہے جبکہ مسلمانون مین ایسی جمعیت و شوکت ہو جس سے انکو اپنی فتح و فیروزی کا ظن غالب ہو تے سامانی اور نا امیدی یا بد گمانی کے ساتھ جہاد جہاد نہین ہے۔

مسئلہ (۱۰۹)

امام کا وجود جہاد کے لیے بڑی بھاری شرط ہے۔ اور امام موصوف باوصاف و شرائط امامت مدت سے مفقود ہے۔ اور یہ امر بلحاظ موجودہ حالت اہل اسلام ان کے نقصان ایمان یا عصیان کا موجب نہین ہے جس کے دور کرنے کو وہ دربار مین یہہ اس رسالہ کے صرف مختصر مسائل ہین اور جو ان کے دلائل اور ان کے نتائج چوہتر ۷۴ صفحہ مین بیان ہوے ہین وہ اس فہرست مین بیان کی گنجایش نہین رکھتی۔

ناظرین ان دلائل و نتائج کی تفصیل اصل رسالہ مین ملاحظہ فرمائین گے تو ان سے کمال حظ اٹھائین گے۔

ان ہمصرون کی خدمت مین جن سے رسالہ جہاد پر ریویو یا اشتہار کی درخواست کی گئی ہے التماس ہے کہ اپنی ریویو یا اشتہارون اس فہرست یا اس کے خلاصہ کو درج فرمادین۔

اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے

مذہبی اسماء و القاب کے اختیار و انتخاب مین اصل تو یہی ہے کہ جو لقب مذہبی کوئی شخص اپنے لیے انتخاب کرے اس کی مفہوم کا مصداق دمورد بنکر دکہا دے چنانچہ ایک اسلامی حکیم کا مدعیان پیروی شریعت کے حق مین قول ہے ؎

قدم باید اندر شریعت نہ دم
کہ اصلے ندارد دم بے قدم

جسکی تائید آیات منقولہ حاشیہ مین پائی جاتی ہے۔

ماکان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا۔ الی قولہ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ (آل عمران ع ۷)

لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب الآیۃ (نساء ع ۱۹)

قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا۔ (الحجرات ع ۲)

مگر ہم موجودہ اہل مذاہب کے مذہبی القاب کو اس کسوٹی پر لگاتے ہین تو فی صدی ایک کو بھی اس اصل اصیل کے مطابق صحیح نہین پاتے آخر ناچار ہو کر یہی کلمہ زبان پر لاتے ہین کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے ہی"۔

دنیا مین اسوقت اہل مذاہب ذیل پائے جاتے ہین۔

ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ۔ پھر مسلمانون سے شیعہ سُنی وغیرہ پھر سنیون مین سے حنفی اہلحدیث وغیرہ۔

اِن اہل مذاہب سے فی **صدی ایک** بھی ایسا نہین جو اپنے مذہبی لقب کا مصداق و مستحق ملقب ہو اور اس لقب کا مفہوم اسپر پورا پورا صادق آتا ہو۔

بندون مین فی صدی ایک بھی ایسا نہ نکلے گا جو اپنے کرم و رحم کا (جسکی

مذہب ہنود مین ہدایت ہے) پابند ہوگا ایسے ہزارون بلکہ لاکھون نظر آ رہے ہین جو مسلمانون کے تہوارون اور بزرگون کو مانتے ہین - اور ان کے معابد و مزارون کو پوجتے اور ان کے (بلکہ اور اقوام کے جنکو وہ لیمپہہ سمجھتے ہین) ماتہہ سے (دودہ گھی - مرکب ادویات وغیرہ) کہاتے پیتے ہین جو مذہب ہنود کے مخالف امر ہے -

عیسائیون مین مسلمانون کے عندیہ مین ایک بہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتا ہو عیسائی نہین ہے کیونکہ مسلمانون کی کتاب (قرآن مجید) کی شہادت کے رو سے ان کا یہ اعتقاد تعلیم مسیح کے مخالف ہے -

ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ (مائدہ ع ۱۶)

لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ (نساء ع ۲۱)

خود عیسائیون کے نزدیک بہت سے عیسائی گروہ ایسے ہین جو عیسائی کہلانے کے مستحق نہین اور وہ حضرت عیسی کی تعلیم (جو عیسائیت کا مفہوم ہے) کے مخالف عمل و اعتقاد رکہتے ہین -

رومن کیتہلک پاک لوگون کی تصویرون اور بتون کو سجدہ کرتے ہین اور اس روٹی اور شراب کی پرستش کرتے ہین جو (بزعم نصاری) عشا ربانی مین مسیح کے بدن اور خون کا نشان ہے -

پروٹسٹنٹ ان باتون کو کفر و باطل خیال کرتے ہین اور یہہ جانتے ہین کہ یہ باتین رومن کیتہلک نے انجیل کی تعلیم مین از خود ملادی ہین -

پروٹسٹنٹ مین کئی فرقے ہین جیسے **لوتہرن - انگلش پریس بیٹیرین - کونگریگیشنل - یونی ٹیرین** - جو آپس مین کم و بیش اختلاف رکہتے ہین اور ایک دوسرے کے عمل و اعتقاد کو مسیحی تعلیم کے مخالف

جانتے ہین۔

مسلمانون کا حال ہمارے اسلامی بہائیون پر مخفی نہین ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ بانی اسلام نے اسلام و ایمان کس عمل و اعتقاد کو ٹہرایا ہے۔ اور وہ موجودہ مسلمانون سے فی صدی کتنے اشخاص مین پایا جاتا ہے اور کفر و شرک جو اسلام و ایمان کی اضداد ہین کس عمل و اعتقاد کو قرار دیا ہے اور اس سے فی صدی کتنے مسلمان بَری ہین۔

اس مقام مین ہم چند **تمثیلات** (جن سے ہمارے اسلامی بہائی خوب واقف ہین) ولیکن کم توجہ و متساہل ذکر کرنا مناسب سمجہتے ہین۔ ان تمثیلات مین اگر ہم مسلمانون کی گور پرستی و پیر پرستی کو ذکر کرین تو ہمارے بہائی ہم کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دے کر کسی مکروہ لقب سے ملقب کرین گے لہذا بجاے ان کے ایسی تمثیلات کو ذکر کیا جاتا ہے۔ جنکو اسلام و اکابر اہل اسلام سے تعلق نہ ہو

ہزارون مسلمان سکان دیہات و کوہستان **کلمہ** "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑہنا **نہین جانتے**۔ اور ہزارون ایسے ہین جو عربی کلمہ پڑہ لیتے ہین پر وہ اس کلمہ کے مضمون سے آگاہ نہین۔ چہ جاے اور امور ایمان (تصدیق کتب و ملائکہ و روز جزا و قدر خیر و شر) سے جنکو کتاب و سنت نے جزء ایمان ٹہرایا ہے۔

آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ۔ (بقرہ ع ۴)
الایمان ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ و شرہ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳)

لاکہون مسلمان ایسے ہین جو ارکان اسلام نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

سے ایک بھی ادا نہین کرتے اور بہت ایسے ہین جو ان ارکان کو ارکان اسلام نہین جانتے حالانکہ کتاب وسنت نے ان امور کو ارکان اسلام قرار دیا ہے۔

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو بیع شراء شادی غمی وغیرہ معاملات دنیاوی مین احکام شریعت کی پیروی نہین کرتے غیر اقوام کی رسم و رواج پر چلتے ہین۔ اور کئی مجلسون اور عدالتون مین برملا کہدیتے ہین کہ ہم کو فلان معاملہ (لین دین یا وراثت وغیرہ) مین رواج پر عمل منظور ہے شریعت کی پیروی منظور نہین ہے۔ حالانکہ اسلام جملہ امور مین شریعت کی پیروی کو واجب ٹھہراتا ہے اور شریعت سے انحراف انکار کرنے کو (ایک ہی معاملہ مین کیون نہ ہو) کفر قرار دیتا ہے۔

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (ع ۸) ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرئ مسلم بغیر حق لیھریق دمہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۱۹)

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو سنتیلا ماتا پوجتے ہین ہنومان درختون کی پوجا کرتے ہین سنگدیوتا کا برت (روزہ) رکھتے ہین۔ جوگیون برہمنون کو مانتے اور ان سے غیب کی باتین

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ (الحج ع ۴) قال رسول اللہ صلعم من اتی کاھنا فصدقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

بما یقول فقد بری مما انزل علی محمد (رواہ ابوداؤد)
(مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

پر چھکر انپر یقین رکھتے ہین حالانکہ ان امور کو اسلام نے کفر قرار دیا ہے۔

یہہ عام مسلمانون کا حال وچال مخالف دعوے ولقب اسلام وایمان ہو اب ہم انکے بعض خواص اہلعلم بلکہ اہل اجتہاد کا حال اس لیے بیان کرتے ہین کہ مبادا عام مسلمانون کے فعل وقول کو ہمارے ناظرین لائق تمسک نہ سمجھین اور یہہ کہین کہ عوام جہلا کا فعل وقول کب لائق شمار ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ نکل سکے۔

مسلمانون مین بہت سے فرقے اہل علم واجتہاد ایسے ہین جن کے عقاید فرقہ اہل سنت وجماعت کے عندیہ مین تعلیم اسلام کے مخالف ہین۔

فرقہ حروریہ (خوارج) مین سے ازرقیہ قائل ہین کہ ان کے سوائے

الازرقیۃ قالوا لا نعلم احدا من مذاہبنا کفر اھل القبلۃ الا من دان بقولہم
(تلبیس ابلیس للامام ابن الجوزی)

قال رسول اللہ صلعم ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ الحدیث
(مشکوٰۃ صفحہ ۹)

والتعلبیۃ قالوا ان اللہ لم یقض ولم یقدر
والجازمۃ قالوا ما ندری ما الایمان
والخلق کلھم معذور
والثنویۃ وھی التی زعمت ان الخیر من اللہ والشر من ابلیس (تلبیس ابلیس)

سبھی اسلامی فرقے کافر ہین (جو اہل سنت حدیث منقولہ حاشیہ کے مخالف سمجھتے ہین)۔

ثعلبیہ (قدریہ کیطرح) قائل ہین کہ خدا کی تقدیر کچھ نہین ہے (جو اہلسنت کے نزدیک آیات منقولہ ص ۳۶۱ کے مخالف ہے)

جازمہ کا قول ہے کہ ہم نہین جانتے کہ ایمان کیا چیز ہے اور مخلوقات سبھی صاحب عذر ہین۔

فرقہ قدریہ مین سے **ثنویہ** قائل ہین کہ خالق خیر کا خدا ہے خالق شر شیطان ہے

والمعتزلة الذين قالوا بخلق القرآن وجحدوا الرؤية۔

(تلبیس ابلیس)

وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة

(القیمة ع ۱)

النظامية تبعوا اكثرهم النظام في قوله من زعم ان الله شيء فقد كفر

(تلبیس ابلیس)

قل اي شيء اكبر شهادة قل الله۔

(انعام ع ۲)

قال البخاري سمى الله نفسه شيئا

(بخاری صفحہ ۱۱۰۳)

التاسعة قوله في اعجاز القرآن انه من حيث الاخبار عن الامور الماضية والآتية × × × × حتى لو خلاهم لكانوا قادرين على ان ياتوا بسورة من مثله فصاحة وبلاغة ونظما (الملل والنحل للشہرستانی)

(جو اہل سنت کے نزدیک تعلیم قرآن کے مخالف ہے) اور معتزلہ قائل ہین کہ قرآن مجید مخلوق ہے اور خدا کا دیدار قیامت کو نہوگا (جو اہل سنت کے نزدیک آیۃ منقولہ حاشیہ کے مخالف ہے) نظامیہ قائل ہین کہ جو شخص خدا کو شے کہے وہ کافر ہے (جو اہل سنت کے نزدیک اس آیۃ کے مخالف ہے جس مین خدا نے اپنے آپ کو خود شے کہا ہے) فرقہ نظامیہ کے رئیس نظام سے کتاب الملل والنحل عبد الکریم شہرستانی مین بہت سی عجائبات منقول ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک عقاید اسلامیہ وتعلیمات قرآنیہ کے مخالف ہین۔ از آنجملہ یہ کہ قرآن مجید بلاغت وفصاحت مین معجز نہین ہے۔ گو اخبار غیب بتانے کی نظر سے معجز ہے۔

اور فرقہ جہمیہ سے زنادقہ قائل ہین کوئی شخص وجود خدا کو ثابت نہین کرسکتا۔ کیونکہ خدا حواس مین نہین آتا۔

الزنادقة قالوا ليس لاحد ان يثبت لنفسه ربا لان الاثبات لا يكون الا

الا بعد ادراک الحواس۔

الحرقیۃ زعموا ان الکافر تحرقہ النار مرۃ واحدۃ ثم یبقی محترقا ابدا لا یجد حر النار (تلبیس ابلیس)

کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب (نساء ع ۱۰)

الفانیۃ زعمت ان الجنۃ والنار یفنیان ومنھم من قال لم یخلقا (تلبیس ابلیس)

اور حرقیہ قائل ہین کہ کافر کو دوزخ مین ایک ہی دفعہ عذاب ہوگا جب وہ جل چکے گا تو پھر وہ آگ کا دکھہ نہ پائیگا (جو آیت منقولہ حاشیہ کے مخالف ہے)۔

اور فانیہ قائل ہین کہ دوزخ بہشت آخر فنا ہون گے۔ اور بعض قائل ہین کہ وہ ہنوز مخلوق ہی نہین۔

فرقہ مرجیہ سے تارکیہ قائل ہین کہ بجز ایمان مخلوق پر خدا کا کوئی فرض یا حکم نہین ہے جو شخص خدا کو مان لے وہ جو چاہے سو کرے

التارکیۃ قالوا لیس علی خلقہ فریضۃ سوی الایمان فمن امن بہ وعرفہ فلیفعل ما شاء۔

اور مشبہ قائل ہین کہ خدا کی آنکھہ ایسی ہے جیسے ہماری۔ اور اسکا ہاتھہ ایسا ہے جیسا ہمارا ہاتھہ۔

المشبھۃ یقولون بصرہ کبصری ویدہ کیدی (تلبیس ابلیس)

فرقہ رافضہ سے اسحاقیہ قائل ہین کہ نبوت کا سلسلہ قیامت تک رہیگا جس نے اہل بیت کا علم سیکھہ لیا وہ نبی ہے۔

الاسحاقیۃ قالوا النبوۃ متصلۃ الی یوم القیامۃ وکل من یعلم علم اھل البیت فھو نبی۔

نادوسیہ کا اعتقاد ہے جو حضرت علی کو تمام امت سے افضل نہ کہے وہ کافر ہے۔

النادوسیۃ قالوا علی افضل الامۃ فمن فضل غیرہ فقد کفر۔ (تلبیس ابلیس)

التناسخیہ قالوا الارواح تتناسخ فمن کان محسنا خرجت روحہ فدخلت فی خلق سعید فی عینہ و من کان مسیئا دخلت روحہ فی خلق شقی بعینہ

تناسخیہ قائل ہین کہ ارواح مین تناسخ ہوتا ہے نیک شخص کی روح نکلتی ہے تو کسی خوش عیش کے قالب مین جاتی ہے برے کی روح بد حال کے قالب مین۔

الرجعیۃ زعموا ان علیا واصحابہ یرجعون الی الدنیا وینتقمون من اعدائھم (تلبیس ابلیس)

اور رجعیہ قائل ہین کہ حضرت علی اور انکے ساتھ والے پھر دنیا مین آئین گے اور اپنے اعدا سے بدلہ لین گے

اور فرقہ جبریہ سے کسبیہ کہتے ہین کہ بندہ نہ ثواب کماتا ہے نہ عذاب وہ محض مجبور ہے۔

الکسبیۃ قالوا لا یکسب العبد ثوابا ولا عقابا۔ الحبیۃ قالوا من شرب کاس محبت اللہ سقطت عنہ عبادۃ الارکان (تلبیس ابلیس)

اور حبیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس نے خدا کی محبت کا جام پیا اسکو نماز روزہ وغیرہ معاف ہوا۔

اسی قسم کے ان فرقون اور ان کے بھائیون کے اعتقادات و مقالات اور ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک اسلام کے مخالف ہین

اکثر موجودہ سنیون اور ان مین سے حنفیون کا وہی حال ہے جو عام مسلمانون کا حال بیان ہوا ہے جو کفریات و شرکیات پہلے بیان ہو چکی ہین ان کے مرتکب اکثر یہی لوگ ہین جو اہلسنت وجماعت اور حنفی المذہب کہلاتے ہین۔

مسلمانان ہندوستان سے اکثر یہی لوگ ہین جو امور ایمان سے بے خبر ہین۔ یہی احکام شریعت کے پابند نہین ہین۔ یہی ستیلا ماتا پوجتے ہین تہانون استانون کی منتین مانتے ہین وعلی ہذا القیاس وبالجملہ پھر مذہب پوچھو تو کہتے ہم اہل

اہل سنت جماعت اور حنفی المذہب ہین -

ان کے اس حال وقال کی کیا اچہی یہہ حکایت ہے - ؎

یون تو ہے انکو دین کا اقرار کام دیکہو تو ساری شیطانی

شاہ جیلان کے فعل سے بیزار نام کیا ہے غلام جیلانی*

اور خاص کر حنفیون کے حنفی کہلانیکا یہہ حال ہے کہ حنفیون مین سے فی ہزار ایک بہی ایسا نہین ہے جو حنفی کہلانے کا مستحق اور اس نام کا مصداق ہو - اس کی وجہ علاوہ ان وجوہات کے جو اکثر مسلمانون یا سنیون یا حنفیون کے مسلمان یا سُنی یا حنفی نہ ہونے کے لیے بیان ہوئی ہین ایک یہہ بہی ہے کہ حنفی درحقیقت وہ شخص ہے جو حنفی مذہب کی اصول سے واقف ہو اور امام مذہب کی فروع سے ماہر - اپنے امام یا اون کے پیرو ان کی کتب مین نظر رکہتا ہو اور ان کے اقوال پر استدلال قائم کرنے کی اسکو طاقت ہو - لہذا عوام کا حنفی یا شافعی کہلانا جو نہ اصول سے واقف ہین اور نہ فروع مین نظر رکہتے ہین نہ دلیل کو جانتے ہین نہ استدلال کو پہچانتے ہین حقیقت مین صحیح و راست نہین ہے اور یہہ ایسا ہے کہ کوئی جاہل وامی ہوکر صرفی یا نحوی یا حکیم کہلاوے -

یہ بات صرف ہم نے از خود نہین نکالی ہم سے پہلے محقق حنفیہ نے اپنے کتب اصول مین لکہہ رکہی ہے -

سید بادشاہ اور ابن امیر الحاج نے شروح تحریر ابن الہمام مین بل قیل لا یصح للعامی مذہب لان المذہب کہا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ عامی

* ہندوستان مین اکثر لوگ جو غلام جیلانی کہلاتے ہین وہ اپنے عمل و اعتقاد کا حضرت شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب کی تعلیمات عقاید و اعمال صالحہ سے مقابلہ کرین تو یقیناً جان لین کہ ان کا غلام جیلانی کہلانا بجز اسبات کے جو ہمنے کہی ہے کہ اکثر اسماء و القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے صحیح نہین ہو سکتا -

لا یکون للمرء له نوع نظر و بصیرة بالمذهب او لم یقرء کتابا فی فروع المذهب وعرف فتاوی امامه واقواله وامامن لم یتاهل لذلك بل قال انا حنفی او شافعی لم یصر من اهل ذلك المذهب بمجرد هذا كما لو قال انا فقیه ونحوی لم یصر فقیها او نحویا۔

(مختصر شرح تحریر ابن الحاج للسید بادشاہ)

کا کوئی مذہب ہی نہین ہوتا مذہب تو اس شخص کا ہوسکتا ہے جسکو مذہب مین خود نظر اور اس کی پہچان ہو یا اس نے مذہب امام کے کتب فروعات کو پڑھا ہو اور امام کے فتوی اور اقوال کو وہ جانتا ہو پھر جو یہ لیاقت نہ رکھے اور کہدے کہ مین حنفی یا شافعی ہون وہ حنفی یا شافعی نہین ہوجاتا جیسے کوئی جاہل یہ کہدینے سے کہ مین مجتہد ہون یا نحوی ہون مجتہد یا نحوی نہین بنجاتا۔

اس عبارت کو شیخ محمد امین شامی نے بھی کتاب رد المحتار حاشیہ در المختار مین نقل کیا ہے۔ اور اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ عامی (جاہل) کا اپنا کوئی مذہب نہین ہے اسکا مذہب وہی ہے جو اس کے مفتی (جو اسکو مسئلہ بتاوی) کا مذہب ہے۔

قلت وایضا قالوا العامی لا مذهب له بل مذهبه مذهب مفتیه وعلله فی شرح التحریر بان المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و استدلال وبصیرة بالمذهب واما غیره ممن قال انا حنفی او شافعی لم یصر ذلك بمجرد القول كقوله انا فقیه او نحوی (رد المحتار حاشیه در مختار)

ایسا ہی فاضل حبیب اللہ قندھاری نے کتاب مغتنم الحصول مین کہا ہے اور اسکے سوا بہت زیادہ کیا ہے کہ عامی کوئی مذہب اختیار بھی کرے تو وہ درحقیقت اسکا مذہب نہین ہوجاتا۔ اور

بل لا یصح للعامی مذهب ولو قلد مذهب بکلان المذهب انما یکون لمن له نوع نظر واستدلال ومعرفة باقوال امامه واحکامه واما من لم یتاهل لذلك وقال انا حنفی او شافعی کان

لغوا کقولہ انا فقیہ او نحوی (معتنم الحصول) اور اسکا حنفی یا شافعی کہلانا ایک لغو امر ہے۔

جب ان سب اہل مذاہب کا یہ حال ہے اور ان مین سے اکثر اس لقب و نام کے جس کو وہ اپنے حق مین استعمال کرتے ہین مستحق و مصداق نہین ہین۔ و معہذا ان لوگون کو انہی القاب سے ملقب و مخاطب کیا جاتا ہے تو اس سے صاف اور قطعی طور پر وہ بات ثابت ہوتی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے"۔

ہماری اسبات کو ہمارے ناظرین مان لین گے (اور امید ہے کہ وہ بزور دلائل مذکورہ بالا اس کو ضرور مانین گے) تو بڑے ادب و عجز کے ساتھہ ان کی خدمت مین ہم اس سوال کرنے کی اجازت چاہین گے (جو اس مضمون کی تحریر سے اصل مقصود ہے) کہ اسی عام اصول کے موافق اس زمانہ کے بیچارہ عاملین بالحدیث نے (جو کسی مذہب خاص حنفی یا شافعی کے مقلد نہین اور بلا واسطہ ان مذاہب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہین اور اور اسباب مین وہ اہلحدیث سلف کی روش پر ہین) اہلحدیث کہلایا اور اپنے آپ کو بلحاظ مذہب (نہ بلحاظ علم) حدیث کیطرف منسوب کیا تو کیا غضب ڈہایا اور کیا اندہیر مچادیا جسپر اسوقت کی ایک دو ہمعصر انسے آشفتہ خاطر ہین اور انکو اس نام و لقب کا مستحق نہین سمجھتے۔

ان کی خدمت مین باادب یہ بہی سوال ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہین تو کیا آپ حنفی کہلانے کے یا آپ کے وہ عینی اخوان جنکی افعال و شعار شمار مین آئے ہین مسلمان سنی حنفی کہلانے کا استحقاق رکہتے ہین؟۔

وہ حضرات اپنے آپ کو حنفی اور اپنے ان اخوان کو مسلمان یا سنی حنفی کہلانے کے

مستحق سمجھین تو براہ مہربانی اپنا حنفی ہونا اس کسوٹی پر جسکا ذکر شرح تحریر درالمختار وغیرہ مین ہوا ہے) لگاکر ثابت کرین - اور ہم کو اجازت دین کہ ہم چند سوالات اصول و فروع مذہب حنفی بغرض جواب ان کے خدمت مین ارسال کرین اور وہ ان کے جوابات ایک ہی مجلس مین بلا استعانت علماء مذہب ہمارے وکیل و انسپکٹر کے سامنے لکھکر اس کے حوالہ کرین - اور اپنے عینی بہائیون کا مسلمان سنی حنفی ہونا ان کے افعال کی تصحیح و شریعت اسلامیہ کے ساتھہ ان کی تطبیق و توفیق سے ثابت کردین - اس صورت مین ہم ان کے استحقاق تلقب بحنفیت و سنیت و اسلام کو مان لین گے اور اپنے گروہ کو اہلحدیث کہلانے سے بند کردین گے -

ہمارے دوست یہ بھی ہمکو وصیت فرماتے ہین کہ تم اہلحدیث نہ کہلاؤ "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" یا "مقلدین الحدیث" کہلاؤ -

ان القاب مین سے آخری لقب مین تو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۸ مین بصفحہ ۲۱۵ وغیرہ یہ تفصیل کرچکے ہین کہ تنقید و تصحیح احادیث مین ہم سب ائمہ اہلحدیث کے مقلد ہین مضمون احادیث کے ساتھہ استدلال و تمسک مین اس گروہ کے اہل علم کسی کے مقلد نہین -

باقی ماندہ دو لقبون سے ہم ہر ایک لقب کو اپنے گروہ کے لیے اختیار اور استعمال لقب اہلحدیث کو بپاس خاطر آپ جیسے احباب کی ترک کرسکتے ہین بشرطیکہ آپ ہمکو خوشنودی مزاج کا سرٹیفکیٹ (سند) دین اور آیندہ اس گروہ کو بجز لقب "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" کسی دوسرے لقب سے ملقب نفرماوین اور اپنے ان عینی بہائیون کو جو ہنوز اس تنابز بالالقاب سے باز نہین آئے نیز منع کردین -

یہہ سوالات و معروضات بسبیل تنزل اور آپ کے اس دعوے کو کہ "لقب اہل حدیث ان ہی ائمہ سلف سے مخصوص ہے جو کتب احادیث کے مصنف اور احادیث کے جامع اور ناقد و مصحح تہے" تسلیم کرنے کی صورت مین ہین۔

اور اگر ہم آپ کے اس دعوی خصوصیت کو نہ مانین تو بلا تاویل و تکلف حقیقۃ (نہ حکماً و تبعاً) اہلحدیث کہلا سکتے اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ لقب "اہلحدیث" مین لفظ "اہل" بمعنے صاحب و متعلق ہے۔ اور لفظ "حدیث" کے دو معنی ہین ایک علم حدیث جسکی پیسٹھہ ۶۵ شاخین اور فنون ہین اور اس مین اتصال و انقطاع سند و صحت و ضعف سے بحث ہوتی ہے دوسری مصداق حدیث جو مضمون حدیث قول یا فعل یا تقریر نبوی وغیرہ سے عبارت ہے۔ لہذا جب یہ لفظ "اہل" لفظ "حدیث" بمعنے اول کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہہ ایک علمی ٹیٹل (خطاب) سمجہا جاتا ہے اور اس سے وہی لوگ مراد ہوتے ہین جو علم حدیث کے بانی و مقنن و ماہر ہین۔ اور جب یہ لفظ "حدیث" بمعنے ثانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک مذہبی خطاب سمجہا جاتا ہے (جیسے اہل ایمان و اہل اسلام) اور اس معنی کر جہلا پر (جو علماء سے سُنی سنائی حدیث کے مضمون پر عمل کرتے ہین اور کسیکی تقلید نہین کرتے) بہی اسکا اطلاق و استعمال ہوتا ہے۔

ہماری یہہ بات کوئی تاویل و تکلف نہین بلکہ حق صریح ہے جسپر نفس الامر اور واقع کی شہادت پائی جاتی ہے۔

واقعی زمانہ قدیم سے دو قسم کے اہل حدیث چلے آے ہین خواص ائمہ و علماء حدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے۔ اور عوام عاملین بالحدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے۔

شیخ ابوبکر جوزجانی حنفی کے زمانہ مین وہ شخص* جس نے حنفی مذہب چھوڑکر کر مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا اور اصحاب الحدیث کہلایا تھا کوئی عامی و اُمی ہی تھا - وہ عالم ہوتا تو صرف نکاح کی خاطر بحث و دلائل کے بغیر اپنا مذہب نہ چھوڑتا

وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کے نکاح کی طمع دیکر اس کا مذہب چھوڑایا اور اپنے مذہب مین اسکو داخل کیا تھا نیز عامی معلوم ہوتا ہے - عالم ہوتا تو زور دلائل اس کو اہل حدیث بناتا صرف نکاح و ختر کی طمع دے کر اسکا مذہب جسکو وہ حق اور دین سمجھتا تھا ہرگز نہ چھڑاتا اور اختارین ہی اصحاب الحدیث انلوگونکو کہا ہے جو حدیث دیکھ پر دو عامل ہو سکتے ہین

صرف یہی ایک بات ہے جس سے **عوام حنفیہ** (جو اصول و فروع مذہب حنفی سے واقف نہین) حقیقۃً **حنفی کہلا سکتے** اور وہ کہہ سکتے ہین کہ لقب حنفی کے دو معنے ہین ایک یہہ کہ وہ مذہب حنفی کے اصول و فروع سے واقف ہو اور تحقیق مسائل و استدلال پر قادر ہو اس معنے کر یہہ لفظ علمی لقب ہے جو ائمہ علماء و فقہا رمذہب حنفی کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے - دوسرے یہ کہ وہ مسائل مذہب حنفی کا (جو اس نے علماء وقت سے سنے ہین پیرو ہو - اس معنے کر یہ ایک لفظ مذہبی خطاب ہے اور اسکا اطلاق عوام جہلا پر بھی ہو سکتا ہے -

اور نفس الامر مین یہی بات ہے زمانہ قدیم سے دونو قسم کے حنفی چلے آئے ہین خواص علماء جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے اور عوام جنپر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے -

پھر اس محاورہ مین ہمارے بعض ہمعصرون کا نزاع کرنا و بناء علیہ اہلحدیث زمانہ

جو مجھ بیان کیا ہے بعض اہلحدیث کہتے ہین کہ ہمنے اس لفظ کو وقف کیا ہے اور اسکا ترجمہ یہ کیا ہے - وقف ہونا صحابیت پر جو کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتا - پھر انکا اس علم و فہم کے ساتھ اہلحدیث کہنا کیسی مکتہ چینی کے درجہ ہوا ہے بڑی شرم کی بات ہے زیادہ ہم کیا کہین تہذیب نام ہے وہ سب لفظ وقف کو صحیح بنا دین ہمکو بھی ہمارے بھائی ہین ہمکو بھی انکی تصحیح کر سکین تو ہمکو صرف یہی شکایت کرنی ہے کہ آپنے اس قسم کے علم کیا بنا پر لفظ سے خرم التقدیر کر لیا ہے - لفظ تو ہمارے ترجمان نا کچھ پڑھے اس غلطی کا عتاب کیا تو بطور تنزل اسکو صحیح تسلیم کر کے اسکے متعلق کچھ کہا ہے ہمارا مدعا تو یہ تھا کہ ترجمان کی تنزل ہیموقع ہوا آیندہ وہ سماعت و تنزل کو ترک کرین اور اس غلطی کی ویسی ہی طرح خبر لین - اور مثل دروغ گو را حافظہ باید سرمایہ پر عمل کرین -

* اسکا قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین صفحہ ۱۲۱ اور نمبر ۳ جلد ۷ مین صفحہ ۷۰ منقول ہوا ہے -

† درمختار رسطبوعہ ۱۲۸۰ھ مواقع مطبع احمدی دہلی کے کتاب الوقف مین صفحہ ۱۴۱ ہم کہا ہے وقف علی اصحاب الحدیث لا یدخل فیہ الشافعی اذا لم یکن فی طلب الحدیث و یدخل الحنفی کان فی طلبہ اولا (بزازیہ) جسکا خلاصہ ترجمہ دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.